مولانا سمیع الحق نے عربوں کے خلاف کارروائی کو امریکی اشارہ اور وزیر اعظم کو ان کا آلۂ کار قرار دیا دوسرے روز وزیر اعظم نے سارک ممالک کی ساتویں سربراہ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے یہ کہہ کر کہ "سارک ممالک مذہبی جنون کا تدارک کریں" (جنگ ۱۱ اپریل)

مولانا کے اندیشوں کو قطعی بنادیا اور عملاً ان کی تصدیق بھی کردی۔ عربوں کے خلاف کارروائی ہو یا مذہبی جنون کے تدارک کی تجویز و تلقین، بے چارے وزیر اعظم کی حیثیت ہی کیا؛ یہ تو کٹھ پتلی ہیں، بات بھی تو امریکیوں کے مطلب کی ہے زبان اِن کی ہے اور بات اُن کی ہے۔

مغرب کا گھناؤنا چہرہ ایک بار پھر بے نقاب ہو کر سامنے آگیا ہے ماضی قریب اور عصر حاضر کی تاریخ نے مسلسل خود ہی اس کے حقیقی چہرہ کی "نقاب کشائی" کر ڈالی ہے۔

اب کا تازہ کارنامہ اسی سلسلۂ مذموم کی ایک اور کڑی ہے کفار مغرب کے ذرائع ابلاغ نے شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ "جہاد افغانستان" میں دوسرے ملکوں بالخصوص عرب ممالک سے شرکت کرنے والے "دہشت گردوں" کو پاکستان سے نکالا جائے اور ان کے اپنے ملکوں کے حوالے کیا جائے تاکہ انہیں جیلوں میں ڈالا جائے یا گولی سے اڑا دیا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کفار عالم اپنے ذہنی افلاس اور تنگ نظری کی بنا پر اسلام کے ذہنی عالمی افق سے بے خبر ہیں مسلمان بطور کلمہ گو ایک عالمی برادری ہے۔ بر اعظموں، ملکوں، زبانوں، لباسوں وغیرہ جیسی دوریاں انکے دل کی قربت میں حائل نہیں ہو سکتیں اور اخوت اسلامی کا یہ مظاہرہ دنیا دیکھ رہی ہے کہ دنیا کے کسی کونہ میں جہاد کا اعلان ہو جائے تو ہر مسلمان کا دل اس میں شرکت کے لیے تڑپتا ہے بالکل اسی طرح جیسے دنیا کے کسی حصہ میں جمہوریت اور آمریت کی جنگ جاری ہوا اور اہل مغرب کے اس سے مفادات وابستہ ہوں تو امریکہ برطانیہ اور فرانس جیسے جمہوری ممالک جمہوریت کے اس "جہاد" میں کودنے سے کبھی نہیں شرماتے بلکہ اسے اپنے اوپر فرض قرار دیتے ہیں اپنی قوم کو جمہوریت کے نام پر بے وقوف بنانے والوں نے نہ معلوم دنیا کی کتنی بادشاہتوں، مارشل لاؤں، ڈکٹیٹروں، غاصبوں اور ہمہ پہلو تخریبی اور اپنی آلۂ کار قوتوں کو سہارا دے رکھا ہے۔

اب جہاد افغانستان میں یہی تو ہوا ہے کہ افغانیوں کے شانہ بشانہ دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ سے عربوں سمیت "مجاہدین اسلام" نے سر ہتھیلی پر رکھ کر جہاد میں شرکت کی ہے اور اپنے سینوں پر "شہادت" کے تمغے سجائے سرخرو ہو کر حیاتِ جاودانی پا گئے اور جنت نشین ہو گئے ہیں یا پھر غازی بن کر مادیت کے پرستار

کفار مغرب کے دلوں میں عظمت جہاد کے رعب سے "کافرانہ تھرتھراہٹ" پیدا کرنے کا باعث بن گئے ہیں۔ اور دوسری جانب نوجوانان اسلام کے دلوں میں "حسین پھول" بن کر اپنی ایمانی مہک سے ایمان و جہاد کی خوشبو پھیلانے کا عمل شروع کر چکے ہیں اور یہی عالمی "شیطان" کے نیو ورلڈ آرڈر کے لیے "رحمٰن" کی جانب سے جواب ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

اب کافر ممالک ہر طرف سے حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالنے لگ گئے ہیں کہ ان "دہشت گردوں" کو اپنے اپنے ملکوں کے حوالے کیا جائے تاکہ کفار کو چین نصیب ہو سکے اسی پس منظر میں جرمنی اور امریکہ کی ہمنوائی کی شہرت رکھنے والے ایک اسلامی ملک کے حکمران کی وزیر اعظم سے ملاقات بہت "معنی خیز" ہو سکتی ہے سوال یہ ہے کہ دہریہ اور جارح سپر پاور کو شکست سے دوچار کرنے والے مجاہدین کو دہشت گرد قرار دینے کی جرأت کیونکر ہو گئی ہے؟ کونسا اخلاقی یا قانونی جواز ان عظیم انسانوں کی تذلیل کی اجازت دیتا ہے۔ عالم اسلام بیدار ہو رہا ہے عالمی اسلامی تحریکیں نوجوانوں میں نئی انقلابی کروٹ کا باعث بن رہی ہے۔

وزیر اعظم سمیت کفار مغرب عالم اسلام بالخصوص عرب مجاہدین کے خلاف اپنے جارحانہ بیانات اور ظالمانہ اقدامات کو بند کر دیں اور اتنے ہی مظالم کریں جن کا کل خمیازہ بھگتنے کی ان میں ہمت ہو ۔ تاریخ انسانی کروٹ لے چکی ہے کفار مشرق کے زوال کے بعد دوسروں کا نمبر لگ چکا ہے لہٰذا ہم حکومت پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک کے زعماء سے اپیل کرتے ہیں کہ خدارا! کفار مغرب کی ان بھکی بھکی اپیلوں، منافقانہ اشاروں اور ظالمانہ احکامات اور جارحانہ ہدایات کی ہرگز پرواہ نہ کریں کیونکہ مستقبل میں امت مسلمہ کے بقا کی جنگ درپیش ہے۔

حکمران یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ جہاد افغانستان میں شریک ہونے والے یہ پاکیزہ نوجوان جو مغرب کی شیطانی تہذیب نیز دنیاوی راحت و آرام اور جاہ و حشمت کو پائے حقارت سے ٹھکرا کر محض اپنے رب کی کبریائی کا اعلان کرتے ہوئے دہریہ اور مشرک فوجوں سے ٹکرا گئے اور سپر پاور کا زعم اور ہیبت رکھنے والی صف اول کی ایٹمی و خلائی جابر و قاہر مادی قوت، مملکت کو دنیا کے نقشے سے مٹا ڈالا یہی تو "ملت کی آبرو" ہیں۔ انہوں نے صرف افغانستان کی آزادی ہی نہیں پاکستان کے دفاع کی اور عالم اسلام کے بقا کی جنگ لڑی ہے۔

ان پر تو صرف پاکستان کیا، ملت اسلامیہ کے تمام خزانے نچھاور کئے جا سکتے ہیں یہ تو دنیا بھر کے غیور مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن میں بسنے والا وہ عظیم اور عزیز و محبوب گروہ ہے جس نے شیطان کے تمام حربوں کو ناکام کر کے رحمٰن کی کبریائی کے ترانے، خدا کے دشمنوں کے جدید ترین اور ہیبت ناک جنگی اسلحہ و بارود کے طوفانوں میں گائے ہیں یہی لوگ قوم و ملت کے ہیروز اور تاریخی ایوارڈوں کے مستحق ہیں چونکہ یہ سچے کھرے اور آزمائے ہوئے

مجاہدوں کا گروہ ہے اس لیے کافر اور منافق حکمران ان مٹھی بھر نوجوانوں سے خوفزدہ ہیں اور ان کے ذرائع ابلاغ ان حقیقی مجاہدین کے خلاف مسموم اور بدترین زہریلے تبصرے نشر کر رہے ہیں پاکستان حکومت سمیت تمام اسلامی ملکوں کا فرض ہے کہ مغرب کے اس قابل مذمت واویلا کو یکسر ٹھکرا کر یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ یہی مجاہدین اسلام ہیں کہ جنہیں کفار کی ناپاک زبانیں "دہشت گرد" قرار دے رہی ہیں حقیقتاً یہ پاکستان سمیت ہر اسلامی ملک کے محافظ اور محب وطن ہیں ان سے زیادہ سچا اور کھرا شہری ان ملکوں میں اور کوئی نہیں۔ آزمائش کی بھٹی سے کامیاب ہو کر نکلنے والے یہ نوجوان ہزاروں ایٹم بموں کی قوت سے زیادہ ایمانی قوت کے حامل ہیں ان کے اصل مقام اور صحیح قدر و قیمت کا ادراک حاصل جائے اور خدا کی دشمن شیطانی قوتوں کی لگائی بجائی میں آ کر ملت اسلامیہ کے ان عظیم سپوتوں کے بارے میں کوئی غلط اقدام نہ کیا جائے ورنہ تاریخ ایسے ظالم احسان فراموش اور محسن کش حکمرانوں کی شقاوت کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

مولانا سمیع الحق نے یہ بھی کہا کہ عربوں کے بعد تمام دینی قوتوں کو کرش کرنے کے مرحلہ کو ہموار کیا جا رہا ہے" وزیر اعظم نے سارک ممالک کی کانفرنس میں خطاب کے دوران دینی قوتوں، اسلامی تحریکوں، مذہبی لٹریچر، قرآن و حدیث کے مدارس، رسول اور صحابہ کی سنت اور ان کے طریقہ بود و باش اسلامی انقلاب کے لیے جہاد کی راہ کے اپنانے کو "مذہبی جنون" قرار دیا ہے مگر "مغربی جنون زدہ" سمجھتے ہیں کہ وہی بڑے دانا ہیں ؎

اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں

ہمارے نزدیک تاریخ کا تداول ہے کفار عرب کے رؤسا، کو بھی جب حضرات صحابہ کرامؓ کی طرح ایمان لانے کی دعوت دی گئی تھی واذا قیل لھم امنوا کما امن الناس تو انہوں نے بھی یہی پھبتی کسی تھی۔ انؤمن کما امن السفھاء۔ اللہ پاک نے ان لوگوں کا خود دفاع کیا جنہیں آج کی اصطلاح میں فنڈامنلسٹ بنیاد پرست اور مذہبی مجنوں قرار دیا جا رہا ہے۔

الا انھم ھم السفھاء ولکن لا یعلمون۔

(ترجمہ) خبردار بیشک یہی لوگ بے وقوف ہیں لیکن یہ نہیں جانتے۔

نام نہاد ترقی پسندوں، "روشن خیالوں" اہل تجدد اور امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے آلہ کاروں اور موجودہ حکمرانوں کو دینی قوتوں کے کچلنے اور اسلامی تحریکوں کی راہ روکنے کا کردار نہیں اپنانا چاہیئے یہی کردار ابوجہل کا تھا اگر جی نہ ملنے تو پھر ابوجہل کے انجام کے لیے بھی تیار رہنا چاہیئے۔

کلا لئن لم ینتہ لنسفعا　(ترجمہ) کوئی نہیں اگر باز نہ آئے گا ہم گھسیٹیں گے